فلسطین عالم اسلام کا پارۂ تن اور اٹوٹ انگ ہے

عالمی حمایت فلسطین کانفرنس میں آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے خطاب سے چند اقتباسات

''غزہ کے تاریخی واقعہ میں اسرائیلی مجرموں نے ہولناک جرائم کا ارتکاب کیا ہے جن میں وسیع پیمانے پر عام شہریوں کا قتل عام، گھروں، مدرسوں، ہسپتالوں، مسجدوں کی تباہی وویرانی، فسفورس بموں اور بعض دوسرے ممنوعہ ہتھیاروں کا استعمال، غذا اور طبی وسائل وادویات کے ورود پر پابندی، دوسال سے سرحدوں کا محاصرہ اور بہت سے دوسرے جرائم نے ثابت کردیا ہے کہ اسرائیل اپنی اسی ابتدائی وحشی خصلتوں اور عادتوں پر باقی ہے اس کی وحشیانہ خصلتیں اسی طرح باقی ہیں جس طرح اس نے ڈیرہ یاسین، صبرا اور شتیلا کیمپوں میں فلسطینیوں کا قتل عام کیا تھا آج بھی وہ اسی طرح فلسطینیوں کا خون بہانے پر کمر بستہ ہے اسرائیل ظلم وستم کا خوگر ہے آج بھی فلسطینیوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنا رہا ہے اسرائیل کے دل میں اب بھی وہی ظلم اور وہی تاریکی موجود ہے اسرائیل اپنی انہی پالیسیوں پر عمل کر رہا ہے بلکہ آج پیشرفتہ ہتھیاروں کی وجہ سے اس کے جرم وجنایت اور ظلم وفساد کا دائرہ مزید وسیع ہوگیا ہے۔''



''فلسطین پر غاصبانہ قبضے کا بہانہ قرار پانے والے ہولوکاسٹ کے بارے میں سوال اور تحقیق سے متعلق مغربی وصہیونی ذرائع ابلاغ اور صہیونزم کی حامی حکومتوں کی برہمی وعدم تحمل ابہام اور تزلزل کی علامت ہے۔ اس وقت عالمی رائے عامہ کے سامنے صہیونی حکومت کی شروع سے اب تک کی سیاہ تاریخ کی سب سے بدترین شکل موجود ہے اور اس کی پیدائش اور تشکیل کے بارے میں زیادہ سنجیدگی سے سوال اٹھنے لگے ہیں۔ مشرقی ایشیاء سے لاطینی امریکہ تک صہیونی حکومت پر ہونے والے فطری اور بے مثال اعتراضات اسی طرح دنیا کے ایک سو بیس ممالک منجملہ یورپ اور خود برطانیہ میں جو اس ''شجرہ خبیثہ'' کے معرض وجود میں آنے کا مقام ہے، مظاہروں کا سلسلہ اور ۳۳ روزہ لبنان کی جنگ کے دوران اسلامی مزاحمت کے لئے ہمدردی اور حمایت کا اظہار اس بات کا شاہد ہے کہ صہیونزم کے خلاف عالمی سطح پر مزاحمت شروع ہوگئی ہے جس کی نظیر پچھلے ساٹھ برسوں میں کہیں نہیں ملتی۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ لبنان وفسلطین کی اسلامی مزاحمت دنیا کے ضمیر کو بیدار کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔''



''وہ لوگ جنہوں نے اسرائیل کے ناقابل شکست ہونے کا ہوّا کھڑا کر کے اس کے سامنے تسلیم ہونے کا ارادہ کرلیا، چاہے وہ لوگ جنہوں نے اسرائیل کی دوسری اور تیسری نسل کے سیاستمداروں کو جرم وجنایت سے پاک وصاف ظاہر کر کے ان کے ساتھ پرامن زندگی بسر کرنے کا باطل خواب دیکھ رکھا تھا انہیں اب اپنی غلطی اور خطا کا احساس ہوجانا چاہیئے۔''



''مسئلہ فلسطین کے سلسلے میں کچھ لوگوں کو ایک بڑی غلط فہمی یہ ہوگئی ہے کہ اسرائیل نام کا ایک ملک ساٹھ سالہ حقیقت ہے لہٰذا اسے تسلیم کرلینا چاہئے۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ یہ لوگ آنکھوں کے سامنے موجود دیگر حقائق سے سبق کیوں نہیں لیتے؟ بالکان، قفقاز اور جنوب مغربی ایشیاء کے ممالک نے ۸۰ سال تک اپنے تشخص سے محرومی اور سابق سویت یونین کا جز رہنے

کے بعد کیا اپنی حقیقی شناخت دوبارہ حاصل نہیں کرلی؟ تو پھر فسلطین جو عالم اسلام کا پارہ تن اور اٹوٹ انگ ہے، اسلامی اور عرب ملک اپنا تشخص دوبارہ کیوں حاصل نہیں کرسکتا؟ اور فلسطینی نوجوان جو سب سے زیادہ باہوش، بہادر اور مضبوط عرب نوجوان ہیں اس ظالمانہ حقیقت پر غلبہ کیوں حاصل نہیں کرسکتے؟

ایک اور بڑا مغالطہ یہ متصور ہے کہ ملت فلسطین کیلئے واحد راہ نجات مذاکرات ہیں! مذاکرات کس کے ساتھ؟ طاقت کی زبان کے علاوہ کوئی اصولی بات نہ سمجھنے والی غاصب، منحرف اور شر پسند صہیونی حکومت کے ساتھ؟ جن لوگوں نے اس بچکانہ خیال اور فریب سے خود کو مطمئن کرلیا، انہیں کیا ملا؟ صہیونیوں سے خودمختار انتظامیہ کی شکل میں انہیں جو کچھ ملا اس کی ذلت آمیز اور توہین آمیز ماہیت سے قطع نظر بھی، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس کے لئے تقریباً پوری سرزمین فلسطین پر غاصب حکومت کی مالکیت کے اعتراف کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی۔''

❁

''اقوام متحدہ، یا تسلط پسند طاقتوں اور بالخصوص صہیونی حکومت کی چاپلوسی اور تملق کے ذریعے فلسطین کو نجات نہیں دلائی جاسکتی۔ نجات کا واحد راستہ استقامت وپائیداری ہے۔ فلسطینیوں کا اتحاد اور کلمہ توحید ہے جو جہادی تحریک کا لامتناہی ذخیرہ ہے۔ اس استقامت و پائیداری کے ستون، ایک طرف فلسطین کے اندر اور باہر مجاہد فسلطینی تنظیمیں اور فلسطین کے مومن ومجاہد عوام ہیں تو دوسری جانب پوری دنیا کی مسلم قومیں اور حکومتیں بالخصوص علماء ودانشور، سیاسی شخصیات اور یونیورسٹیوں سے وابستہ افراد ہیں۔ اگر یہ دونوں مستحکم ستون اپنی جگہ پر قائم رہیں تو بلا شبہ بیدار ضمیر، ذہن اور فکریں جو سامراج وصہیونزم کے میڈیا کے مسحور کن پروپیگنڈوں سے مسخ نہیں ہوئے ہیں دنیا کے ہر گوشے سے صاحب حق اور مظلوم کی مدد کے لئے آگے آئیں گے اور سامراجی نظام کو ان کے افکار ونظریات، جذبات واحساسات اور عمل واقدامات کے ایک طوفان کا سامنا کرنا ہوگا۔''

❁

''مغربی دنیا کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس راہ حل کو قبول نہ کرنا، جمہوریت کا پاس ولحاظ نہ رکھنے کی علامت ہے جس کا وہ ہر لمحہ دم بھرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی ان کے لئے قلعی کھول دینے والا امتحان ثابت ہوگا۔ اس سے قبل بھی ان کا امتحان فلسطین میں ہوا جب غرب اردن اور غزہ کے علاقے کے انتخابات کے نتیجے کو جو حماس کے برسر اقتدار آنے کی صورت میں نکلا، قبول کرنے سے انہوں نے انکار کردیا۔ جو لوگ جمہوریت کو صرف اس صورت میں قبول کرتے ہیں، جب تک اس کے نتائج ان کے حسب منشاء ہوں، درحقیقت جنگ پسند اور مہم جو ہیں۔ اب اگر وہ امن وآشتی کی بات کرتے ہیں تو وہ دروغ اور جھوٹ کے علاوہ کچھ نہیں۔

اس وقت غزہ کی تعمیر نو کا مسئلہ فلسطین کے ہنگامی ترین مسائل میں ہے۔ حماس کی حکومت جو واضح اکثریت سے اقتدار میں آئی ہے اور صہیونی حکومت کو شکست سے دوچار کردینے والی جس کی استقامت کی داستان فلسطین کی گذشتہ سو سال کی تاریخ کا سب سے سنہرا باب ہے، اسے تعمیر نو سے متعلق تمام سرگرمیوں اور اقدامات کا محور ہونا چاہئے۔ مناسب ہوگا کہ مصری بھائی امداد کے لئے راستوں کو کھول دیں اور مسلم ممالک اور قوموں کو اس اہم ترین عمل میں اپنا فریضہ پورا کرنے دیں۔'' ❁❁❁